پروفیسر ساجد میر ایم اے

فقہ الحدیث قسط نمبر ۱۷

موزوں اور جرابوں پر مسح

احادیث جواز

وضو کے سلسلہ میں قرآن مجید کا صحیح قراءت کے مطابق حکم تو یہی ہے کہ وَاغْسِلُوا .... اَرْجُلَكُمْ (اپنے پاؤں دھولو) مگر حدیث صحیح سے اس حکم میں ایک تخصیص و استثناء بھی ثابت ہے صحابیٔ رسول (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم) حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے تابعین کی ایک جماعت کی موجودگی میں وضو کیا، مگر پاؤں دھونے کی بجائے اپنے موزوں پر مسح کر لیا۔ ان سے جب اس کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا

رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ[1]

میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا تو اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔

اسی طرح مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں[2]:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو اپنی جرابوں اور جوتوں پر مسح فرمایا۔

شارحین حدیث فرماتے ہیں[3]:

اَلْمَسْحُ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ كَانَ هُوَ الْمَقْصُوْدُ وَجَاءَ الْمَسْحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ تَبَعًا

---

[1] متفق علیہ عن ہمام النخعی [2] ترمذی [3] فقہ السنہ ۱: ۳۰۷

اصل مقصود تو جرابوں پر مسح تھا، ان پر مسح کرتے ہوئے جوتوں پر بھی مسح ہو گیا۔

ایک اور روایت میں صفوانؓ بن عسال فرماتے ہیں :

كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنَا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ وَلَا نَنْزِعَهَا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ [1]

ہم رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپؐ نے ہمیں حکم دیا، کہ ہم پاخانہ، پیشاب اور نیند کی وجہ سے موزے اتار کر (وضو) نہ کریں البتہ جنابت (کا غسل) ہو تو اتار دیں۔

اسی طرح حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد منقول ہے :

إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا وَلْيُصَلِّ وَلَا يَخْلَعْهُمَا إِنْ شَاءَ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ [2]

جب تم میں سے کوئی وضو کر کے موزے پہنے تو اسے آئندہ نماز کے وضو کے لیے انہیں اتارنے کی ضرورت نہیں سوائے حالتِ جنابت کے۔

محدّثین کی رائے

ان احادیث کے پیشِ نظر خاتمۃ الحفاظ شارحِ بخاری حافظ ابنِ حجرؒ فتح الباری میں ارشاد فرماتے ہیں :

قَدْ صَرَّحَ جَمْعٌ مِّنَ الْحُفَّاظِ بِأَنَّ الْمَسْحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ مُتَوَاتِرٌ وَجَمَعَ بَعْضُهُمْ رُوَاتَهُ فَجَاوَزُوا الثَّمَانِيْنَ مِنْهُمُ الْعَشَرَةُ

حفاظِ حدیث کے ایک معتد بہ گروہ نے صراحت کی ہے کہ موزوں پر مسح کی احادیث "متواتر" (اور اس لحاظ سے حجت قطعی) ہیں اور بعض حفاظ نے اس کے راویوں کی تعداد جمع کی تو وہ اسّی سے بڑھ گئی جن میں عشرہ مبشرہ جیسے جلیل القدر صحابہؓ بھی شامل ہیں۔

امام نوویؒ شرح صحیح مسلم میں فرماتے ہیں :

---

[1] ترمذی [2] رواہ الدارقطنی والحاکم وصححہ

اجمع من یعتد بہ فی الاجماع علی جواز المسح علی الخفین فی السفر والحضر سواء کان لحاجۃ او غیر ھا

قابلِ ذکر علماء کا اس بات پر اجماع ہے کہ سفر و حضر میں ضرورت و مجبوری کے تحت یا بغیر ضرورت و مجبوری کے موزوں پر مسح ہو سکتا ہے۔

اسی سلسلہ میں یہ صراحت بھی ضروری ہے کہ جریر بن عبد اللہؓ جن کی متفق علیہ روایت مسح خفین کے جواز میں اوپر مذکور ہو چکی ہے، سورہ مائدہ (جس میں وضوا ور پاؤں دھونے کے متعلق مندرجہ بالا قرآنی حکم ہے) کے نزول کے بعد ۱۰ھ میں ایمان لائے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آیت کا حکم پہلے آیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وحیِ خفی سے بعد میں اس کے اندر تخصیص و استثناء کی یہ صورت بیان فرمائی۔ اگر حضرت جریرؓ کی روایت پہلے کی ہوتی تو کہا جا سکتا تھا کہ آیت نے اس اجازت کو منسوخ کر دیا، مگر اب یہ دعوےٰ نہیں ہو سکتا۔

جرابوں پر مسح

چمڑے کے موزوں پر مسح تو اکثر فقہاء و محدثین کے نزدیک ثابت ہے۔ سوتی اور اونی جرابوں پر مسح کے جواز کے سلسلہ میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ جرابوں پر مسح کے جواز میں مغیرہ بن شعبہؓ کی مذکورۃ الفوق حدیث موجود ہے جسے ترمذیؒ نے "حدیث حسن صحیح" فرمایا ہے۔ مگر ابوداؤدؒ اسے ضعیف قرار دیتے ہیں تاہم امام ابوداؤدؒ فرماتے ہیں علیؓ، ابن مسعودؓ، انسؓ، براءؓ بن عازب، ابوامامہؓ وغیرہ جلیل القدر صحابہؓ جرابوں پر بھی مسح فرماتے تھے۔ علاوہ ازیں حضرت عمرؓ، ابن عباسؓ، ابن عمرؓ وغیرہ کا موزوں پر مسح بھی وارد ہے۔[1]

حنفی فقہا میں سے امام ابویوسفؒ و محمدؒ جرابوں پر مسح کے قائل ہیں[2] مگر وہ یہ شرط لگاتے ہیں کہ جرابیں موٹی ہوں اور ان میں سے جلد نظر نہ آئے مگر امام ابوحنیفہ موٹی جرابوں پر بھی مسح کے قائل نہ تھے البتہ کہا جاتا ہے کہ آپ اپنے مرضِ وفات میں اس رخصت پر عمل کرنے کی طرف راغب ہوئے،

ثُمَّ رَجَعَ اِلَی الْجَوَازِ قَبْلَ مَوْتِہٖ بِثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ اَوْ سَبْعَۃٍ وَمَسَحَ عَلٰی جَوْرَبَیْہِ

---

[1] فقہ السنہ: ۱۰۵ [2] ایضاً: ۱۰۷ [3] ایضاً، بدایہ

التخینین فی مرضه و قال لعوادہ فعلت ماکنت انهی عنه [1]

اپنی وفات سے تین یا سات دن پہلے آپ نے جواز کی طرف رجوع کیا اور اپنی موٹی جرابوں پر مسح کرتے ہوئے اپنے تیمارداروں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، میں نے وہ کام کیا ہے جس سے پہلے میں منع کیا کرتا تھا۔

سفیان ثوریؒ، عطاؒ، حسنؒ، ابن مبارکؒ اور سعیدؒ بن المسیب بھی جرابوں پر مسح کے قائل ہیں [2]

عام جرابوں پر مسح

چمڑے کے موزوں اور موٹی سوتی یا اونی جرابوں پر قیاس کر کے یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوئی بھی جراب جو "لفافة الرجل" (پاؤں کو ڈھانپنے) کے کام آئے اس پر مسح ہو سکتا ہے اور سردی، زخم یا ایسے ہی پاؤں کو ننگا رکھنے سے بچانے کے لیے کم موٹائی والی جراب بھی اگر پہنی ہو تو اس پر مسح درست ہے اس سلسلہ میں امام ابن تیمیہؒ اپنے فتاوے میں فرماتے ہیں:

فمن تدبر الفاظ الرسول صلی اللہ علیه وسلم و اعطی القیاس حقه علم ان الرخصة منه فی هذا الباب واسعة وان ذلك من محاسن الشریعة ومن الحنیفة السمحة التی بعث بها [3]

جو بھی اس سلسلہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ پر غور کرے اور کما حقہ قیاس شرعی کرے وہ اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ آپؐ نے اس سلسلہ میں وسیع رخصت دی ہے اور رخصت کا وسیع ہونا ہی شریعت اسلامی کی خوبی اور اس دین حنیف کی آسانی کا ثبوت ہے جسے دے کر آپؐ کو بھیجا گیا ہے۔

درست بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اگر تساخین (موٹی اونی یا سوتی جرابوں) پر مسح جائز ہو تو عام سوتی و اونی جرابوں پر بھی ہونا چاہیئے کیونکہ حدیث میں "جوربین" کے ساتھ موٹی یا پتلی کی قید نہیں۔ اسی طرح موٹی نائلن کی جرابیں بھی ہیں۔ البتہ اگر بالکل باریک نائلن ہو جس میں پاؤں کی جلد صاف جھلکتی ہو تو اگرچہ اس پر مسح نہ ہو سکنے کے حق میں کوئی بالکل صریح دلیل نہیں اور ان کو بھی

---

[1] فقہ السنہ: ۱/۴۷ [2] نیل الاوطار، فقہ السنہ: ۱/۴۷ [3] بحوالہ فقہ السنہ ص ۱۰۸، ۱۰۹

ایک لحاظ سے خفین وجوربین پر قیاس کیا جا سکتا ہے، تاہم اس خیال سے ان پر مسح سے احتراز کیا جائے تو بہتر ہے کہ ان میں خفین وجوربین کے برعکس پاؤں بالکل صاف نظر آتا ہے اور وہ "ساتر" نہیں ہیں۔

شرطِ مسح

موزوں اور جرابوں پر مسح جائز ہونے کی بنیادی شرط یہ ہے کہ انہیں اس وقت پہنا گیا ہو جب پہننے والا باوضو تھا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بن شعبہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کا ارادہ فرمایا تو میں شوقِ خدمت میں آگے بڑھا کہ آپ کے موزے اتاروں مگر آپ نے فرمایا:[۱]

دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ　　چھوڑ دو میں نے انہیں بحالتِ وضو پہنا تھا۔

مسندِ حمیدی میں بھی روایت ہے کہ صحابہؓ نے پوچھا:

ایمسح احدنا علی الخفین　　؟　　کیا ہم موزوں پر مسح کر لیا کریں۔

فرمایا:- نعم اذا ادخلهما و هما طاهرتين ۔ ہاں، جب موزے بحالتِ وضو پہنے ہوں

اس بنیادی شرط پر بعض فقہا نے جن شروط کا اضافہ کیا ہے ـــــ مثلاً یہ کہ موزے یا جرابیں بغیر باندھے ہوئے پاؤں پر ٹکنے والی ہوں[۲]۔۔۔۔۔ ان کا کوئی ثبوت حدیث میں نہیں۔ آخری شرط (موزوں اور جرابوں کا بالکل پھٹا ہوا نہ ہونا یا ایک خاص حد سے زیادہ پھٹا ہوا نہ ہونا) بالخصوص زیادہ مشہور ہے مگر درست یہی ہے کہ موزہ یا جراب سے جب تک عادتاً پاؤں پر پہننے کا کام لیا جاتا ہے اس پر مسح بھی ہو سکتا ہے۔ امام ثوریؒ فرماتے ہیں:[۳]

كَانَتْ خِفَافُ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ لَا تَسْلَمُ مِنَ الْخُرُوْقِ كَخِفَافِ النَّاسِ فَلَوْ كَانَ فِيْ ذٰلِكَ حَظْرٌ لَوَرَدَ وَنُقِلَ عَنْهُمْ

مہاجر و انصار صحابہ کے موزے بھی عام لوگوں کے موزوں کی طرح پھٹتے تھے۔ موزے پھٹنے سے مسح میں کوئی حرج ہوتا تو ان سے اس سلسلہ میں ضرور کوئی روایت ہوتی۔

(باقی باقی)

---

۱ متفق علیہ　۲ بحوالہ فقہ السنہ: ۱۰۹　۳ ایضاً ص۱۰۸

۲ اور انہیں پہن کر آدمی آسانی سے چل سکے یا ایک خاص حد (تین انگل) سے زیادہ نہ پھٹی ہوئی ہوں۔